



## ترقی کے سفر کے شریک کار

وزیر اعظم منوہن گاندھی جانب سے نیافت، ہائی بیلیس ہوٹل، دہلی، ۳ مارچ ۲۰۰۴ء

### صدر

جارج ڈبلیو ایش، صدر مختار اول، خواتین و حضرات، مجھے ہندوستان میں آپ کا اور آپ کے ممتاز و فدکا خیر مقدم کرتے ہوئے سرست ہو رہی ہے۔ ہم آپ کو اپنے لئے پاک رخشوی محسوس کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کا موقعہ ہے کہ وائدہ ہاؤس میں آپ نے خطرے سے پاک ہوا امریکہ اور ہندوستان کیلئے لازم ہے کہ ان مقاصد کو فروغ دینے کے لئے تمام مختلف اداروں میں مل کر کام کریں۔ ہم پر لازم ہے کہ دہشت پسندی جہاں کہیں بھی ہواں کا مقابلہ کریں کیونکہ دہشت پسندی جہاں کہیں ہوئی ہے ہر جگہ۔ جمہوریت کے لئے خطرہ ہوئی ہے۔

ہندوستان کے ہم امریکی ہموم کی بہت عزت کرتے ہیں اور ان کے لئے محبت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہ صدیوں سے پلا آ رہا ہے۔ ہمارے تعلقات دو طرفہ ہوئے ہیں۔ بہت برس پہلے ہمارے پہلے قوم مجاہما گاندھی نے غیر ملکی حکومت کے خلاف سول نافرمانی کے لئے جب تحریک شروع کی تھی اس ہی تحریک ڈیپٹی ٹائم پریور کے اڑات کا اعتراض کیا تھا۔

خود ہماری اسیں میں امریکے کے ایک عظیم سپوت مارٹن لوٹھر نگ کے شہری آزادی اور نسلی مساوات کے لئے تندوں سے پاک جدوجہد شروع کی تو ہم اتنا گاندھی کے اڑات کا اعتراض کیا۔

جناب صدر، ترقی یا صفت صدی پہلے، صدر آزاد ہادر نے ہندوستان کے دورے پر کہا تھا۔ ”ہم لوگ جو آزاد ہیں اور جو خدا اور فطرت کے دیگر تمام دوسرے تھوں پر آزادی کو ترجیح دیتے ہیں، ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو بہتر طریقے سے جائیں، ایک دوسرے پر زیادہ انحصار کریں اور ایک دوسرے کی حمایت کریں۔“ جناب صدر آج ان الفاظ میں ایک نئی گونج اعتماد کریں ہے۔ آپ کے عوام نے اور ہمارے عوام نے جمہوریت اور پرانی متبولیت کو ہمایی تبدیلی کے جائز اور مہنگے آلات کے طور پر اپنایا ہے۔ جمہوریت اور انسانی حقوق کے لئے ہمارا گرم جوش قول و قرار، قانون کی ٹھاکر میں ہر کسی کے برابر ہونے کے لئے ہمارا احترام اور عقیدہ اور انتہا کی آزادی کیلئے ہمارا گھاٹہ میں ایک نئی خانے میں رکھتا ہے۔

آپ نے ہندوستانی گھبڑا کا جو اظہار کیا تھا اس سے میں کافی متاثر ہوں۔ ہم لوگ ہندوستان میں اس کی آج ہندوستان میں ہم لوگ ترقیاتی کاموں کو سمجھل بک پہنچاتے، معابر زندگی بلند کرنے اور دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہندوستانی تہذیب کی جدید کاری کی عظیم اشان ہم کو سراج ایجاد کیا۔ اس طرح کاموں کے لئے کوشش ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے اندر ایک ایسا سماجی اور اقتصادی انقلاب آئے جس سے ہر ہندوستانی کی تخلیقیت اور مستعدی گھیز ہو۔ اور اس طرح ہمارے عوام وقار، ایک سمجھل اور خودداری کی زندگی گزار سکیں۔

ترقی کے اس سفر میں امریکہ ہمارا شراکت دار رہا۔ اس سفر پر آپ زراعت کے میدان میں دوسرے ملکوں کے درمیان ایک پرانے رہبا کی تجدید کریں گے۔ ماضی میں ہمارے کسانوں کو امریکی مدد سے کافی فائدہ پہنچا ہے اور آپ جو علم رغیب شروع کریں گے اس کے ذریعہ پھر ایک بار اُنہیں فائدہ پہنچ گا۔



معاشی پارٹنر شپ کے موضوع پر صدر بش، وزیر اعظم منوہن سنگھ کی

گفتگو سماعت کرتے ہوئے۔ ۲ / مارچ ہیڈر آباد ہاؤس۔

جناب صدر، ہندوستان میں ہم لوگ امریکی عوام کی تخلیقیت اور مستعدی، آپ کے عمدہ اداروں اور آپ کی میثاقیت کے کھلے پن کو اور نوع کی باشابطہ باریانگل و کھانے نہیں لے جا رہے ہیں مجھے امید ہے کہ الگی بار جب آپ یہاں آئیں گی تو وہ زیادہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں گے۔

بغل گیری کو مجہت بھری لگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان چیزوں نے ہندوستان کے روشن ترین دماغوں کو اپنی طرف را غلب کیا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ مقاومت کا ایک ایسا بندھن بنتا ہے جو ہمارے درمیان اول کی اچھی صحت اور خوش حالی اور ہمارے دوسرے ملکوں کے درمیان ہمیشہ رہنے والی دوستی کے نام پر مسافت اور اختلاف سے ماوراء ہے۔

کل آپ کی ملاقات ایسے نوجوانوں سے ہوں گی جو علم کے انجمن کو ایجاد ہوں فراہم کرتے ہیں۔ خود ماحضر تاول فرمائیں۔ □

آپ کے ملک نے ہمارے لوگوں کی صلاحیت اور اہمیت کو پوری دنیا میں تباہیاں ہونا ممکن بنایا ہے۔ جناب صدر، ہم ایک ایسی دنیا بنا تاچا جسے ہیں جو غرضی، ناخواہنگی، بیماری اور دہشت پسندی کے خطرے سے پاک ہوا امریکہ اور ہندوستان کیلئے لازم ہے کہ ان مقاصد کو فروغ دینے کے لئے تمام مختلف اداروں میں مل کر کام کریں۔ ہم پر لازم ہے کہ دہشت پسندی جہاں کہیں بھی ہواں کا مقابلہ کریں کیونکہ دہشت پسندی جہاں کہیں ہوئی ہے ہر جگہ۔ جمہوریت کے لئے خطرہ ہوئی ہے۔

ہندوستان اپنے پڑوں میں اکن اور خوشحالی چاہتا ہے۔ ہمارا بصر صفحہ دنیا کے تمام ہر بڑے ملک پر گھوہ رہ رہا ہے۔ یہ انسانی تخلیقیت کا پا درہ باکس ہے جہاں علم کی ہمارے خالق کی عنایت کے طور پر پوچھا جاتی ہے۔ ہم جو یونیورسٹیا کے لوگ اپنی ذکاوت اور دو رہنمائی سے نہ صرف اس خلطے کو بلکہ پوری دنیا کو تبدیل کر سکتے ہیں۔

ہم جدید کاری اور رفتاری، سماجی تبدیلی اور اختیارات کے اس سفر میں امریکہ کو اپنا پانٹر، دوست اور خیر خواہ کر سکتے ہیں۔ خاص کر جناب صدر، ہم آپ کو اپنے ملک کا حقیقی دوست مانتے ہیں۔

میں ہمیشہ آپ کی زبان سے ہندوستان اور ہندوستانی عوام کی تعریف سن کر متاثر ہوا ہوں۔ میں صدق دلی سے دوسرے ملکوں کے درمیان قریب تر اقتصادی اور علیحدگی پارٹنر شپ کے لئے آپ کے گھرے اور ذاتی قول و قرار کا اعتراض کرتا ہوں۔ حق تو ہے کہ مجھے یاد آتا ہے کہ ہماری پہلی ملاقات میں ہی آپ نے ایک کھلے معاشرے اور محلی میثاق کے ڈھانچے کے اندر سماجی اور اقتصادی تجارتی مجاہات حاصل کرنے کی ہماری کوششوں کے لئے جمیٹ کا خزانہ پیش کیا تھا۔

آپ نے ہندوستانی گھبڑا کا جو اظہار کیا تھا اس سے میں کافی متاثر ہوں۔ ہم لوگ ہندوستان میں اس کی آج ہندوستان میں ہم لوگ ترقیاتی کاموں کو سمجھل بک پہنچاتے، معابر زندگی بلند کرنے اور دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہندوستانی تہذیب کی جدید کاری کی عظیم اشان ہم کو سراج ایجاد دینے کے لئے کوشش ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے اندر ایک ایسا سماجی اور اقتصادی انقلاب آئے جس سے ہر ہندوستانی کی مذہبی میں اپنی سبقت برقرار رکھ سکے میں امریکہ کی مدد بھی کی۔

محترم مختار اول، میں اور سیریل الیٹی آپ کے گھر میں آپ کی پر تپاک میزبانی کیلئے آپ کا شکریہ دا کرتے ہیں۔ آپ کو علم اور تعلیم سے بہت گھربی اور مستقبل دیکھیں ہے۔ میں نے کچھ دوڑ پہنچ لی آپ سے یہ بات کہی ہے اور پھر ایسا امید کرتا ہوں کہ آپ لوٹ کر ہندوستان آئیں گی اور ہمارے طالب علموں اور اساتذہ کے ساتھ کچھ وقوف گزنداریں گی اور اس وقت آپ ایک نئے ہندوستان کو دریافت کر سکیں گی۔

ترقی کے اس سفر میں بہت خوش ہوں کہ اس سفر پر آپ زراعت کے میدان میں دوسرے ملکوں کے درمیان ایک پرانے رہبا کی تجدید کریں گے۔ ماضی میں ہمارے کسانوں کو امریکی مدد سے کافی فائدہ پہنچا ہے اور آپ جو علم رغیب شروع کریں گے اس کے ذریعہ پھر ایک بار اُنہیں فائدہ پہنچ گا۔

جناب صدر، ہندوستان میں ہم لوگ امریکی عوام کی تخلیقیت اور مستعدی، آپ کے عمدہ اداروں اور آپ کی میثاقیت کے کھلے پن کو اور نوع کی باشابطہ باریانگل و کھانے نہیں لے جا رہے ہیں مجھے امید ہے کہ الگی بار جب آپ یہاں آئیں گی تو وہ زیادہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں گے۔

بغل گیری کو مجہت بھری لگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان چیزوں نے ہندوستان کے روشن ترین دماغوں کو اپنی طرف را غلب کیا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ مقاومت کا ایک ایسا بندھن بنتا ہے جو ہمارے درمیان اول کی اچھی صحت اور خوش حالی اور ہمارے دوسرے ملکوں کے درمیان ہمیشہ رہنے والی دوستی کے نام پر مسافت اور اختلاف سے ماوراء ہے۔

کل آپ کی ملاقات ایسے نوجوانوں سے ہوں گی جو علم کے انجمن کو ایجاد ہوں فراہم کرتے ہیں۔ خود ماحضر تاول فرمائیں۔ □